جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

☆ تصویروں پر مشتمل ڈائری بنانے کا حکم
☆ پیپسی وغیرہ مشروبات میں خنزیر کی چربی شامل ہونے کی حقیقت
☆ خاندانی منصوبہ بندی کے مشورے دینے پر تنخواہ لینے کا حکم
☆ اذان میں قواعدِ تجوید کیخلاف مد کرنے کا حکم
☆ تراویح میں ختم قرآن کا حکم
☆ نمازی کے سامنے سے کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟
☆ ریکی کے ذریعے علاج کا حکم
☆ نماز کے بعد اجتماعی طور پر باآواز بلند کوئی دعا پڑھنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویروں پر مشتمل ڈائری بنانے کا حکم:

سوال: مجھے اُس وقت سے کرکٹ، فلموں اور تصویروں کا شوق تھا جس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ گھر میں تصویریں لگانا، ظاہر میں رکھنا گناہ ہے اور فرشتے گھر میں نہیں آتے وغیرہ۔

بعد میں ہدایت ہوئی تو ساری تصویریں جلادی ہیں لیکن اب میں یہ کرتا ہوں کہ جو لوگ مشہور ہیں، چاہے دین کے حوالے سے ہوں یا دنیا کے حوالے سے مثلاً صدر، وزیر اعظم، صدام، یاسر عرفات، اکبر بگٹی اور اسامہ بن لادن وغیرہ۔ان کی تصویریں اپنی ڈائری میں لگاتا ہوں۔ یہ اسلام کی رُو سے کیسا ہے؟

(عبیداللہ ۔ گاؤں سامی ضلع تربت)

جواب: جاندار کی تصویر بنانا، استعمال کرنا اور پاس جمع کرنا سب اسلام میں حرام ہے، تصویر خواہ مشہور آدمی کی ہو یا غیر مشہور آدمی کی اور اس کی شہرت دنیا کے حوالے سے ہو یا دینی حوالے سے، سب کا ایک ہی حکم ہے۔ البتہ شناختی کارڈ وغیرہ ضرورت کے موقع پر سینے تک آدھی تصویر بنانے کی گنجائش ہے۔ اس لیے آپ کا مشہور لوگوں کی تصاویر پر مشتمل ڈائری بنانا شرعاً سخت حرام اور ناجائز ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ ایسی ڈائری کو فوراً جلادیں اور توبہ و استغفار کر کے آئندہ اس کام سے مکمل اجتناب کریں، ورنہ آخرت میں سخت عذاب کا خطرہ ہے۔

پیپسی وغیرہ مشروبات میں خنزیر کی چربی شامل ہونے کی حقیقت:

سوال: سنا ہے کہ پیپسی، سیون اَپ، کوکا کولا وغیرہ میں شراب اور خنزیر کی چربی کے قطرے ملے ہوتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ آپ سے اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کی تحقیق قابل اعتماد ہوتی ہے؟

(عبدالجبار ۔ ملتان)

جواب: اب تک پیپسی، سیون اَپ اور کوکا کولا وغیرہ میں اس قسم کی چربی کے قطروں کا پایا جانا مضبوط دلائل سے ثابت نہیں ہوسکا، اس لیے ان مشروبات کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم کوئی احتیاطاً اجتناب کرے تو کوئی حرج نہیں، البتہ ہمارے علم میں اتنی بات آئی ہے کہ یہ مشروبات اگرچہ مقامی فیکٹریوں میں تیار ہوتے ہیں مگر ان کا خام مال (مٹیریل) کا اکثر حصہ باہر سے آتا ہے، نیز ان کمپنیوں کی آمدنی کا کچھ حصہ کفار کو ملتا ہے، خصوصاً پیپسی کولا کی آمدن میں کچھ فیصد اسرائیل کے یہود کو جاتا ہے جو فلسطینی مسلمانوں پر بے پناہ ظلم کر رہے ہیں، اس وجہ سے ایک مسلمان کا ان مشروبات کو استعمال کرنا مروت اور دینی حمیت کے خلاف ضرور ہے، نیز اس قسم کے تمام مشروبات صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، اس لیے بھی ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے مشورے دینے پر تنخواہ لینے کا حکم:

سوال: محکمہ صحت میں خاندانی منصوبہ بندی کے لیے جو عورتیں رکھی جاتی ہیں اور وہ گھر گھر جاکر عورتوں کو مشورے دیتی ہیں کہ بچے دو ہی اچھے، بچے کم خوشحال گھرانہ وغیرہ وغیرہ، جبکہ قرآن وحدیث کی رُو سے بچے کم پیدا کرنے کے مشورے دینا غلط ہے، پوچھنا آپ سے یہ ہے کہ کیا ایسی عورتوں کی تنخواہ حلال ہے؟

(عبدالجبار ۔ ملتان)

جواب: گھر گھر جاکر لوگوں کو اس قسم کے غیر شرعی مشورے دینا ایک ناجائز کام ہے، اس لیے اگر ان عورتوں کا کام صرف یہی ہے تو ان کی تنخواہ حلال نہیں۔

اذان میں قواعدِ تجوید کیخلاف مد کرنے کا حکم:

سوال: کیا اذان کے دوران تجوید کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے؟ خاص کر مد اور کھڑی زبر کو کھینچنے کی مقدار کی وضاحت فرمادیں کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب تک مؤذن کا سانس ساتھ دے، وہ مد کو

کھینچتا ہی چلا جاتا ہے، بعض لوگ لفظِ اللہ پر موجود کھڑی زبر کو بھی بہت ہی زیادہ کھینچتے ہیں۔ براہِ کرم ارشاد فرمائیں اذان دینے میں کن کن الفاظ کو کتنی مقدار میں کھینچنا مستحب ہے؟ (محمد عبدالباسط خان)

جواب: جی ہاں! اذان میں بھی قواعد تجوید کی رعایت رکھی جائے، البتہ ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' اور شہادتین کے آخر میں چونکہ وقف ہوتا ہے اس لیے ان دو جگہ قواعد کے مطابق تین الف کے بقدر مد کرنا چاہیے اور پانچ الف کے بقدر مد کرنے کی بھی گنجائش ہے، مگر اس سے زیادہ نہیں کرنا چاہیے اور تکبیرات میں چونکہ لفظ اللہ پر وقف نہیں ہوتا، اس لیے اس میں ایک ایک الف سے زیادہ مد کرنا قواعد تجوید کے مطابق درست نہیں، مگر بعض متاخرین نے اس کی گنجائش دی ہے۔ متقدمین میں سے بعض کی عبارات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے اس موضوع پر ''حکم المد فی اسم الجلالہ'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے اور اس میں تفصیل سے مخالف دلائل کا جواب دے کر یہ ثابت فرمایا ہے کہ حالتِ وصل میں لفظ اللہ پر مد کرنے کا طریقہ غلط ہے، اور صحیح یہ ہے کہ اس میں ایک الف سے زیادہ مد نہ کیا جائے۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ جب تک سانس ساتھ دے اس وقت تک کھینچتے چلے جانے کا جو طریقہ معروف ہے، یہ غلط اور قابلِ اصلاح ہے۔

فی الخانیة بهامش الهندية (١/٢٨): إنما يكره ذلك فيما كان من الأذكار، أما في قولهٖ "حی علی الصلوٰۃ" "حی علی الفلاح" لا بأس فيه بإدخال مد ونحوهٖ.

وفی التبيين (١/١٣): وإن كان المد فی لام الله فحسن اهـ. وفيه أيضا بعد قوله فی المتن "بلا لحن" الخ: وقيده الحلوانی بما هو ذكر فلا بأس بإدخال المد فی الحيعليتين. (١/٦٠)

وفی فتح الجواد لابن حجر المكی (١/١١٥) وكذا زيادة مد الألف التی بين اللام والهاء

إلى حد لا يراه أحد من القراء فيما يظهر اهـ . وفى نهاية المحتاج: (١/٢٣): (قوله لا يراه أحد من القراء) أى فى قراءة غير متواترة. اذ لا يخرجه ذلك عن كونه لغةً، وغاية مقدار ما نقل عنهم على ما نقله' ابن حجر سبع ألفات، وتقدّر كل مد بحركتين اهـ. قلت ويبقى شيىء لم أرمن نبه عليه، وهو اشباع مد ألف الجلالة التى بين اللام والهاء فإنه ليس ثم سبب لفظى يقتضى اشباع مدها فى الوصل اما اذا وقف عليها كما فى آخر الأذان والإقامة فالمد حينئذ جائز لالتقاء الساكنين. نعم ذكر ابن الجزرى فى النشر فى باب المد والقصر ان العرب تمدّ عند الدعاء والإستعانة عند المبالغة فى نفى الشيىء ويمدون ما لا أصل له بهذه العلة. (وفى مواهب الجليل: ١/٤٣٨)

تراویح میں ختم قرآن کا حکم:

سوال: تراویح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے، مگر تراویح میں قرآن ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے، یا غیر مؤکدہ یا مستحب؟ بہشتی زیور اور فتاویٰ وددویہ میں سنتِ مؤکدہ لکھا ہے اور نماز کی کتاب مکمل از اکرام الحق پنڈی نے بھی سنتِ مؤکدہ لکھا ہے اور حوالہ در، ردالمحتار اور بحر کا دیا ہے، جبکہ بعض مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ تراویح میں ختم قرآن مستحب ہے کیونکہ تراویح میں ختم قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا ابوبکر و عمر وغیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے۔ (عبداللہ ۔ بھیرہ)

جواب: جمہور حضرات احناف کا قول یہی ہے کہ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنتِ مؤکدہ ہے، چنانچہ ہدایہ، خانیہ، کافی وغیرہ اکثر کتابوں میں اس کی تصریح ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس قول کو قولِ صحیح قرار دیا ہے اور برہان کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ قول کئی آثار میں منقول ہے، بلکہ شرح المنیہ میں ہے کہ بعض حضرات کے بقول تراویح کی نماز مشروع ہی اسلیے ہوئی ہے کہ اس میں ایک مرتبہ قرآن کا ختم کیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صحابہؓ

کرام کے تراویح پڑھنے کا ذکر جن آثار میں آیا ہے ان کا ظاہر یہی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ تراویح میں ختم قرآن فرماتے تھے، نیز رمضان میں قرآن پاک کے فی الجملہ ختم اور دور کی اصل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ہر سال رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن پاک کا دور فرماتے تھے، اس لیے سوال میں مذکور مولانا صاحب کی بات درست نہیں ہے۔

فی الشامیة (٤٦/٢): والختم مرة سنة أی قراءة الختم فی صلاة التراویح سنة، وصححه فی الخانیة وغیرها، وعزاه فی الهدایة إلی اکثر المشایخ وفی الکافی إلی الجمهور، وفی البرهان وهو المروی عن أبی حنیفة والمنقول فی الأثار ...... وفی شرح المنیة: ثم إذا ختم قبل آخر الشهر قیل لا یکره له' ترك التراویح فیما بقی لأنها شرعت لأجل ختم القرآن مرة...... فالحاصل أن المصحح فی المذهب أن الختم سنة لکن لا یلزم منه عدم ترکه إذا لزم منه تنفیر القوم، انتهیٰ وفی الحدیث "کان جبریل یعرض علی النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم القرآن فی کل عام مرة فی رمضان اهـ." مصنف ابن ابی شیبة : صـ ٢٠٤.

نمازی کے سامنے سے کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟

سوال: مسجد میں نمازی کے آگے سے کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟ اور مسجد کا احاطہ کتنا ہو؟

(عبداللہ ۔ بھیرہ)

جواب: چھوٹی جگہ یا مسجد میں جس کا کل رقبہ چالیس ہاتھ (8ء36 مربع میٹر) سے کم ہو، نمازی کے آگے سے گزرنا مطلقاً ناجائز ہے۔

اور جس جگہ مسجد یا کھلی فضا کا رقبہ اس سے زیادہ ہو وہاں نمازی کے پاؤں کی جگہ سے دو صف کی مقدار یعنی تقریباً آٹھ فٹ (44ء2 میٹر) چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ملخصًا: 3/ 409)

ریکی کے ذریعے علاج کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام ریکی کے بارے میں؟ اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ ریکی کرنے والا شخص آنکھیں بند کر کے بیماری والے حصہ پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور ساتھ ساتھ آیۃ الکرسی وغیرہ بھی پڑھتے ہیں اور ذہن میں کچھ تصور بھی کرتے ہیں اس طرح وہ پاور منتقل کرتے ہیں اور ہر بیماری کا علاج کرتے ہیں۔ اگر کوئی سیکھنا چاہے تو سکھا بھی دیتے ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مذکورہ بالا طریقہ سے ریکی والا علاج کروانا یا اس کو سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد صہیب نور۔ راولپنڈی)

جواب: ریکی (REIKI) کو مکاؤیوسی نامی ایک جاپانی شخص نے 1922ء میں ایجاد کیا۔ اس شخص نے پہاڑ میں تین ہفتے روزہ رکھ کر چلہ کاٹنے کے بعد یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ روحانی قوت کے ذریعے مریضوں کو شفا دے سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ مریض کے جسم پر ہتھیلی رکھ کر وہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ شفایابی کی توانائی مریض کے جسم میں منتقل کر کے اسے شفا دے سکتا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک تنظیم نے 2007ء میں ریکی کے مختلف شفا خانوں میں زیرِ علاج رہنے والوں کا سروے کرنے کے بعد یہ رپورٹ پیش کی کہ یہ علاج کسی بھی جسمانی مرض کے لیے مؤثر ثابت نہیں ہوا۔

ریکی کے بارے میں اس وضاحت کی روشنی میں شرعی حکم یہ ہے کہ شریعت کی نظر میں کسی شخص کے پاس ایسی مافوق الفطرت قدرت نہیں جس کو وہ اپنے اختیار سے کسی اور بندے میں منتقل کر کے اس کا علاج کر سکے۔ اس غلط عقیدے کے ساتھ ریکی کرنا اور کروانا یا سیکھنا جائز نہیں۔

البتہ اگر کوئی ریکی ماسٹر صحیح العقیدہ مسلمان ہو اور وہ اس غلط بات کے ساتھ کہ ”میں پاور منتقل کرتا ہوں“ لوگوں کے عقیدے خراب نہ کرے، بلکہ نفسیاتی ڈاکٹروں کے طریقہ علاج کے مطابق مثلاً یہ کہے کہ شفا دینے والی اللہ کی ذات ہے، ہاں اللہ نے اپنے اسماء و آیات میں ایسا اثر رکھا ہے کہ ان کے پڑھنے اور دم

کرنے سے شفاء مل جاتی ہے، میں آپ کو آیۃ الکرسی اور اللہ کے اسماء کے ساتھ دم کروں گا اس کی برکت سے آپ ان شاء اللہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے وغیرہ اور اس کے اس قسم کی باتیں کرنے کی تدبیر سے مریض نفسیاتی اثر سے شفایاب ہو جائے تو اس میں شرعاً کوئی اشکال کی بات نہیں۔اس طریقہ سے علاج معالجہ کرنا اور کرانا جائز ہے۔

نماز کے بعد اجتماعی طور پر باآواز بلند کوئی دعا پڑھنا:

سوال: ہماری مسجد کے امام صاحب رمضان المبارک کے مہینے میں بلا ناغہ پورے التزام سے فجر کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد باآواز بلند تین بار یہ دعا پڑھتے ہیں:

"بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہٖ شییء فی الأرض ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم"

اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ پڑھنے کے لیے کہتے ہیں، چنانچہ مقتدی بھی ان کے ساتھ ساتھ بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے ہیں، اگر کبھی مقتدیوں کی آواز مدھم ہو جائے تو ان سے کہتے ہیں کہ آواز نہیں آرہی، اونچا پڑھو۔

ارشاد فرمائیں کہ یہ التزام از روئے شریعت کیا حکم رکھتا ہے؟ اس طریقے پر اگر ہم نماز کے بعد بلند آواز سے مل کر کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھنے کا التزام کرلیں تو کیا حکم ہوگا؟ (قاضی نورالدین ۔ واہ کینٹ)

جواب: مذکور دعا انفرادی طور پر آہستہ آواز سے تین بار صبح شام پڑھنا مسنون اور باعثِ ثواب ہے مگر اس طرح باآوازِ بلند نماز کے بعد اجتماعی طور پر یہ دعا پڑھنے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔اس کا نہ حدیث میں کوئی ذکر آیا ہے، نہ فقہاءِ کرام رحمہ اللہ کے کلام میں۔اس لیے مذکور مولوی صاحب اگر اس من گھڑت طریقہ کو سنت یا ضروری سمجھتے ہیں تو یہ بدعت ہے، جس پر قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور سنت سمجھے بغیر بھی ان حدود وقیود کے ساتھ اس طریقہ پر التزام واصرار ناجائز ہے، اس لیے مولوی

صاحب پر لازم ہے کہ اس طریقہ کو فوراً ترک کر دیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]